

بنیادی انسانی حقوق: اسلامی و مغربی قوانین کے تناظر میں

Fundamental Human Rights: In the context of Islamic and Western laws

☆ **Sahib Din**

PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Government College University, Faisalabad,
Pakistan.

☆☆ **Hafiz Muhammad Adil**

M. Phil Scholar, Department of Islamic
studies, Minhaj University Lahore.

Citation:

Din, Sahib and Hafiz Muhammad Adil "Fundamental Human Rights: In the context of Islamic and Western laws." Al-Idrak Research Journal, 3, no.2, Jul-Dec (2023): 93– 114.



ABSTRACT

Islam is the bearer of admiration for humanity and constitutional rights. Islam's philosophy of human rights is different from other religions. Islam teaches us moderation in life. He gave such a comprehensive concept of human rights in which there is a mutual balance between rights and duties. Hazrat Muhammad Mustafa ﷺ has given such golden teachings regarding every aspect of human life which can create beauty and balance in life. Guarantees. The foundation of human rights in Islam is based on monotheistic thought and thought. Islam considers human rights as a necessity for human dignity and respect, because according to the religious theory, man is the successor of Allah on earth and in this sense is worthy of honor and respect. In the Islamic society, every individual deserves respect and freedom regardless of religion or nationality. Islam has rejected all kinds of gender, race, and class privileges in the provision of human rights. Likewise, all the above-mentioned rights in the international agreement After the Second World War, a consensus was created in the Universal Declaration of Human Rights about all human rights, which are the basic rights of every human being and should be provided to every human being without discrimination.

Key Words: Rights, Guarantees, Foundation, Monotheistic, Agreement, Universal

تعارف

اسلامی قانون ایک کتابی شکل میں نازل نہیں ہوا، بلکہ اس کی بنیادیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں موجود ہیں اور انہی بنیادوں پر مسلمان ماہرین نے اسلامی قانون کو مرتب کیا۔ اسلام میں بنیادی انسانی حقوق کے موضوع پر مستقلاً قرآن و حدیث میں کوئی باب تو موجود نہیں لیکن بنیادی حقوق کو اگر قرآن و سنت میں تلاش کریں تو یہ مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے راہنما اصول موجود ہیں۔ قرآن کریم میں جا بجا اس امر پر زور دیا گیا

ہے کہ انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی جائے۔ اس طرح اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں اور دین کی آزادی کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ“^(۱)

”دین میں کوئی جبر نہیں، بے شک ہدایت، گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔“

اگر احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں تو سید المرسلین ﷺ کی ساری تعلیمات انسانی حقوق کے احترام سے بھرپور ہیں اور حجتہ الوداع کا خطبہ بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر ہے۔ چونکہ تمام انسانی حقوق کسی ایک مقام پر اکٹھے بیان نہیں ہوئے، اس لیے مختلف علمائے دین اور اسلامی دانشوروں نے ان حقوق کی تعداد الگ الگ بیان کی ہے۔

❖ امام غزالی جو عصر حاضر کے ایک عظیم دانشور ہیں انہوں نے بنیادی انسانی حقوق بارہ (۱۲) بیان کئے ہیں۔

❖ مولانا مودودی نے بنیادی انسانی حقوق اکیس (۲۱) بیان کیے ہیں۔

❖ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بنیادی انسانی حقوق ستائیس (۲۷) بیان کیے ہیں۔

1. انسانی حقوق کا آفاقی اسلامی ڈیکلریشن: (اسلامی قوانین میں بنیادی انسانی حقوق کی فہرست)

حقوق انسانی کا یونیورسل اسلامی ڈیکلریشن (Universal Islamic Declaration of Human Rights) میں انسان کے بنیادی حقوق کی تعداد تیس (۲۳) بیان کی گئی ہے۔ اگر مسلم مفکرین کے بیان کردہ انسانی حقوق کا جائزہ لے کر ایک جامع فہرست تیار کی جائے تو وہ درج ذیل ہوگی۔

Right to life	1۔ حق زندگی
Right to freedom	2۔ حق آزادی
Right to Equality and Prohibition Against Impermissible Discrimination	3۔ مساوات کا حق اور ناجائز امتیازی سلوک کے خلاف ممانعت
Right to Justice	4۔ حق عدل و انصاف
Right to fair Trial	5۔ آزادانہ منصفہ سماعت کا حق
Right to protection against abuse of power	6۔ ناجائز اختیارات کے استعمال سے بچاؤ کا حق
Right to protection Against torture	7۔ تشدد سے بچاؤ کا حق
Right to Protection of Honour and Reputation	8۔ عزت و آبرو کا حق
Right to Asylum	9۔ پناہ کا حق

¹ البقرة، 2:256

Right of Minorities	10۔ اقلیتوں کا حقوق
Right and responsibility to participate in public affairs and administration.	11۔ عوامی امور کے انعقاد اور انتظام میں حصہ لینے کا حق اور ذمہ داری
Right to freedom of belief, thought and speech	12۔ عقیدہ فکر اور گفتگو میں آزادی کا حق
Right to freedom of Religion	13۔ مذہبی آزادی کا حق
Right to free Association	14۔ آزادانہ میل جول کا حق
The economic order and the Rights Evolving Freedom	15۔ معاشی آزادی کا حق
Right to protection of Property	16۔ جائیداد کے تحفظ کا حق
Status and dignity of workers	17۔ مزدوروں کی عظمت کا تحفظ
Right to Social Security	18۔ سماجی تحفظ کا حق
Right to found a family and Related Matters	19۔ خاندان اور شادی کا حق
Right of Married Women	20۔ شادی شدہ عورت کے حقوق
Right to Education	21۔ تعلیم کا حق
Right of Privacy	22۔ رازداری کا حق
Right to freedom of Movement and Residence	23۔ نقل و حرکت اور رہائش کی آزادی کا حق

2. مغربی قوانین میں بنیادی انسانی حقوق کی دستاویزات کے درجات

مغربی قانون میں بنیادی انسانی حقوق مختلف چارٹر، ایکٹس، پیکٹس اور کنونشنز میں بیان کیے گئے ہیں۔ مغربی ممالک میں جو حقوق کی دستاویزات ہیں ان کی صرف فہرست دی جا رہی ہے۔ بعد میں ان میں سے صرف تین کی تفصیل بیان کی جائے گی۔ ان دستاویزات کے مندرجہ ذیل تین درجات ہیں۔

3. وہ معاہدے جن کو قانونی شکل نہیں مل سکی (Non-binding Agreements)

درج ذیل ہیں۔

- * Cyrus Cylinder, Ancient Persia, 559-530 BC
- * Declaration of Sentiments, 1848
- * Cairo declaration on human rights in islam 1990
- * Vienna Declaration and programme of Action 1993
- * United Nations Millennium Declaration 2000

4. انسانی حقوق کے ملکی قوانین (National human Rights Law)

بنیادی انسانی حقوق کے وہ قوانین جن کی حیثیت صرف ملکی ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

- * Magna Carta, England, 1215
- * English Bill of Rights and Scottish Claim of Right, 1689
- * Virginia Declaration of Rights, June 1776

- * United States Declaration of Independence, July 1776
- * United States Bill of Rights, completed in 1789, approved in 1791 Declaration of the Rights of Man and of the Citizen, 1789 Constitution of the Soviet Union, first 1918
- * Canadian Charter of Rights and Freedoms, 1982

5. انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین (International Human Rights Laws)

اس سے مراد وہ قوانین ہیں جن کو بین الاقوامی سطح پر پیش کیا گیا اور پھر مختلف اقوام نے اس کی توثیق کی۔ یہ قوانین درج ذیل ہیں:

- * HUMAN RIGHTS DECLARATION UNO 1948
- * European Convention on Human Rights, 1950
- * Convention Relating to the Status of Refugees, 195
- * 4 Convention on the Elimination of All Forms of Racial Discrimination, 1969
- * International Covenant on Civil and Political Rights, 1976
- * International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights, 1976
- * Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women, 1981
- * Convention on the Rights of the Child, 1989
- * Charter of Fundamental Rights of the European Union, 2000. ⁽¹⁾

6. مغربی قوانین میں حقوق انسانی (Human Rights) کی اہم دستاویزات

مندرجہ ذیل تین دستاویزات بڑی اہمیت کی حامل ہیں:

i. ریاستہائے متحدہ امریکہ کا انسانی حقوق کا پیکٹ

انسانی حقوق پر امریکہ کے شہروں (Sain Joe, Costra Rice) میں ایک کنونشن 18 جولائی 1969ء کو ہوا، جس میں Pact of Sain Joe, Costra Rice وجود میں آیا۔ یہ پیکٹ 82 آرٹیکلز پر مشتمل ہے۔ اور اس کا نفاذ 1978ء میں ہوا۔ اس کنونشن میں (۲۷) آرٹیکل حقوق انسانی پر مشتمل ہیں۔

ii. یورپ کا حقوق انسانی کا کنونشن (The European Convention on Human Rights)

یہ کنونشن چار نومبر 1950 کو روم (اٹلی) میں ہوا۔ اس کنونشن میں کل 18 آرٹیکلز شامل ہیں، جن میں سے 14 شخصی حقوق کے متعلق ہیں۔

iii. اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا ڈیکلریشن (United Nations Declaration of Human Rights)

یہ ڈیکلریشن 10 دسمبر 1948ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ یہ ڈیکلریشن چونکہ اقوام متحدہ کے تحت منظور ہوا، لہذا اس کی حیثیت بین الاقوامی قانون کی ہے۔

¹ http://en.wikipedia.org/wiki/Universal_Declaration_of_Human_Rights#_International_human_rights_law

iv. مغربی قوانین میں بنیادی انسانی حقوق کی جامع فہرست

A comprehensive list of fundamental human rights in Western laws

محقق نے حقوق انسانی کے حوالے سے مختلف اقوام، ممالک اور اقوام متحدہ کے کنونشنز اور چارٹرز بیان کیے ہیں۔ اس میں آرٹیکلز کی تعداد کم و بیش ہے لیکن ان سب کی روح ایک ہی ہے۔ اگر ان تمام حقوق کو ایک مقام پر جمع کر دیا جائے تو ان کی فہرست درج ذیل ہے:

Right of Life	1- حق زندگی
Right to human dignity	2- انسانی عظمت کا حق
Right to recognition as a person before the law	3- قانون کے سامنے انسان تصور کیے جانے کا حق
Right to equality	4- حق مساوات
Equal protection before the law and non-discrimination	5- قانون تحفظ میں برابری اور عدم تفریق کا حق
Right against torture cruel inhuman or degrading treatment and punishment	6- تشدد ظلم یا غیر انسانی اور ذلت آمیز سلوک اور سزا سے بچاؤ کا تحفظ
Freedom for slavery forced or compulsory	7- جبری غلامی سے آزادی کا حق
Right to privacy	8- حق رازداری
Right to fair trial	9- آزادانہ سماعت کا حق
Right against exposed face to criminal law	10- فوجداری قانون کے بلاوجہ نفاذ سے تحفظ کا حق
Right against self-incrimination	11- جرم سے برات کا حق
Freedom of Thought	12- سوچ و فکر کی آزادی
Freedom of Conscience	13- ضمیر کی آزادی کا حق
Freedom of Religion	14- مذہبی آزادی کا حق
Freedom of Assembly	15- جلسہ و جلوس کی آزادی کا حق
Freedom of Property	16- حق جائیداد
Freedom of Family	17- خاندان کی آزادی
Freedom of Childs	18- بچوں کی آزادی
Freedom of Education	19- تعلیم کی آزادی کا حق
Freedom of Work	20- کام کی آزادی کا حق

انسانی حقوق کے حوالے سے اسلامی اور مغربی قوانین کا بغور جائزہ لیا جائے تو ان میں کئی اعتبارات سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں طرح کے قوانین انسانی عظمت کی حفاظت اس کی جان، اس کے مال اور اس کی عزت و

ناموس کی حفاظت اور انسانی زندگی کی سوچ و فکر کی آزادی اس کی شخصی آزادی کا درس دیتے ہیں۔ آئندہ سطور میں ان دونوں قوانین کے مشترکہ امور کی وضاحت کی جائے گی۔

v. اسلامی و مغربی قوانین میں اہم اور مشترکہ بنیادی انسانی حقوق کی فہرست

اگر اسلامی اور مغربی افکار، قوانین اور مختلف کنونشنز اور ڈیکلریشنز کا جائزہ لیا جائے تو ان کے ہاں مشترکہ اور اہم انسانی حقوق کی فہرست درج ذیل ہیں:

تحفظ جان کا حق	تحفظ مال کا حق	عزت کی حفاظت کا حق
مساوات کا حق	حصول انصاف کا حق	شخصی آزادی کا حق
مذہبی آزادی کا حق	آزادی اظہار رائے کا حق	تعلیم و تربیت کا حق
ازدواجی زندگی اور خاندان کے قیام کا حق	معاشرتی حقوق	

7. حقوق انسانی کی تفصیل اسلامی و مغربی قوانین کی روشنی میں

انسان کے حقوق کی تفصیل اسلامی اور مغربی قوانین کے مطابق درج ذیل ہے:

i. جان کے تحفظ کا حق

اسلام نے ہر شخص کو یہ حق دیا ہے کہ اس کی جان کی حفاظت کی جائے خواہ وہ انسان مسلم ہو یا غیر مسلم، آزاد ہو یا غلام، بچہ ہو یا بڑا۔ قرآن حکیم نے بے شمار مقامات پر انسانی زندگی کی اہمیت اور اس کا تقدس بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ“⁽¹⁾

”اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے، (اللہ) تمہیں یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔“

اسلام نہ صرف قتل کی ممانعت کرتا ہے بلکہ خودکشی کو بھی اتنا ہی برا عمل تصور کرتا ہے۔ زندگی کے تحفظ کے حق میں اپنے آپ کو کسی حملہ سے بچانے کا حق بھی شامل ہے۔ اس حوالے سے ارشاد ربانی ہے

”فَمَنْ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ“⁽²⁾

”پس اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو مگر اسی قدر جتنی اس نے تم پر کی۔“

¹ - الانعام، 6: 151

Al-An'am, 6: 151

² - البقرة، 194: 2

Al-baqarah 2: 194

اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی حفاظت کے حوالے ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

”وَلَا يَفْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ“ (1)

”اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کسی ایسی جان کو مار نہیں کرتے جسے ناحق مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔“
زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی عظیم نعمت ہے جو بقیہ تمام نعمتوں کے لئے ایک اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اسلام نے زندگی کے تحفظ کا حق عطا کرتے ہوئے، افراد معاشرہ کو اس بات کا بھی پابند کیا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں اپنی جان کو ضائع نہ کریں یعنی خودکشی کے مرتکب نہ ہوں۔

ii. انسانی جان کے ضیاع کی سزا

قرآن کریم میں انسانی جان کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے اور اس کو ضائع کرنے والوں کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اللہ عزوجل نے ایک انسانی جان کی قدر و قیمت کو ان الفاظ میں واضح کیا ہے:

”مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ

أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا“ (2)

”جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا، اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔“

iii. خودکشی کی سزا

زندگی کی حفاظت ہر انسان پر لازم ہے اور نہ صرف یہ لازم ہے کہ وہ دوسروں سے اپنی جان محفوظ رکھے بلکہ لازم ہے کہ وہ خود بھی ایسا فعل نہ کرے جس سے اس کی جان کو خطرہ ہو۔ اسی طرح خودکشی کرنے والوں کے لئے حدیث مبارکہ میں سخت وعید آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مَخْلُودًا فِيهَا

أَبَدًا وَمَنْ تَحَشَّى سَمَا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمَهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا

1- الفرقان، 18:25

Al-frqān, 25: 18

2- المائدہ، 5:32

Al. maīda, 5: 32

مخلدا فيها أبدا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا۔“^(۱)

”جو خود کو پہاڑ سے گرا کر خود کشی کرے۔ وہ جہنم میں جائے گا، ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا، جو ہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کرے تو وہ زہر دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا، جسے وہ کھاتا رہے گا اور ہمیشہ اس میں رہے گا، جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہمیشہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اپنے پیٹ کے اندر مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس میں رہے گا۔“

مندرجہ بالا تمام نص شرعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے جان کی حفاظت کے لئے اگر کوئی حیلہ کرنا پڑے جھوٹ بولنا پڑے تو حالت اضطراری میں اس کی بھی اجازت ہے۔

iv. جان کی حفاظت کرنے کا اجر

جان کی حفاظت کرتے ہوئے اگر کوئی شخص مارا جائے تو اسے شہادت کا رتبہ ملے گا۔ حدیث مبارکہ ہے۔

”عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله لا يقول: من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون دمته فهو شهيد ومن قتل دون أهله فهو شهيد۔“

”حضرت سعید بن زید نے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے جو شخص اپنے دین کا دفاع کرتے ہوئے مارا گیا، وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا، وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔“

v. سزائے موت پر اعتراض

بعض مغربی مفکرین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر انسانی جان کی قدر و تیت اس قدر زیادہ ہے تو پھر اسلامی تائزن میں سزائے موت کیوں رکھی گئی ہے؟ یہ سزا وحشیانہ اور ظالمانہ ہے اور ایک شخص کو کسی جرم کی سزا کے طور پر زندگی سے محروم کر دینا انصافی ہے۔ اس اعتراض کا جواب بہت واضح ہے کہ یہ سزا دراصل رکھی ہی اس لئے گئی ہے کہ لوگوں کی جان، مال اور عزت کو محفوظ رکھا جائے اور جو شخص ان چاروں میں سے کسی ایک چیز کو پامال کرنے کی

¹ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (بیروت، دار ابن کثیر البھامہ، ۱۹۹۰)، رقم الحدیث 7785

Al-Bukhari, ābw'bd āllh mħmd bn āsmā'il, 'ālġām ' ālshih' (barwt•dār ābn ktir āl māmh, 1990) 7785

جرات کرتا ہے اس کو یہ عبرت ناک سزا دی جاتی ہے تاکہ کوئی شخص دوبارہ ایسی جرات نہ کر سکے۔ سزائے موت چار جرائم کی وجہ سے ہوتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

- * قتل
- * شادی شدہ شخص کا بدکاری کرنا
- * ڈکیتی
- * مرتد ہونا
- * قتل کی سزا موت اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ قاتل نشانِ عبرت بن جائے اور لوگوں کی جانیں اس کے شر سے محفوظ رہیں اور کسی شخص کو ایسا جرم کرنے کی ہمت نہ ہو۔
- * شادی شدہ شخص بدکاری کر کے دوسروں کی عزت سے کھیلتا ہے جس سے معاشرے میں بہت سے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ زانی اور زانیہ کا پورا خاندان منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتا۔ اس لئے اتنی بڑی سزا رکھی گئی ہے۔

* ڈکیتی کرنے والا معاشرے میں لوگوں کو مال سے محروم کرتا ہے اور بد امنی پھیلاتا ہے پس اس کی سزا بھی ایسی ہونی چاہیے کہ دوسروں کے لئے نشانِ عبرت بن جائے اور لوگ کسی کے رزقِ حلال کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھیں۔

* اسی طرح جب کوئی شخص مرتد ہوتا ہے تو وہ اپنی عاقبت خراب کر رہا ہوتا ہے جس کا اسے اس وقت احساس نہیں ہوتا اور چونکہ اسلام دینِ رحمت ہے اور یہ انسان کی دنیوی اور اخروی بھلائی چاہتا ہے اس لیے کسی شخص کو اس کے برے انجام سے بچانے کے لئے یہ سزا دی جاتی ہے۔ اس سزا کے ذریعے تنبیہ بھی مقصود ہے کہ لوگ دیکھا دیکھی اپنی عاقبت خراب نہ کرتے رہیں۔

vi. یورپی قوانین میں حفاظتِ جان

تمام مغربی قوانین میں انسانی جان کی حفاظت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ امریکن کنونشن برائے انسانی حقوق کے آرٹیکل ۴ میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

Article 4. Right to Life

Every person has the right to have his life respected. This right shall be protected by law and, in general, from the moment of conception. No one shall be arbitrarily deprived of his life. ⁽¹⁾

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کی زندگی کی تکریم کی جائے۔ اس حق کا قانونی طور پر تحفظ کیا جاتا ہے اور عمومی طور پر عمل کے مرحلے سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ کسی شخص کو یک طرفہ طور پر اس کی زندگی سے محروم نہیں رکھا جاسکتا۔

¹ - American Convention on Human Rights , "Pact of San Jose, Costa Rica" (22 Nov 69), Entry Into Force: 18 Jul 78

اسی طرح The European Convention on Human Rights کے آرٹیکل ۲ میں انسانی جان کی قدر و قیمت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

ARTICLE 2

Everyone's right to life shall be protected by law. No one shall be deprived of his life intentionally save in the execution of a sentence of a court following his conviction of a crime for which this penalty is provided by law. ⁽¹⁾

ہر شخص کے حق زندگی کی قانون حفاظت کرے گا۔ کسی شخص کو ان کی زندگی سے جان بوجھ کر محروم نہیں کیا جائے گا، سوائے اس بات کے کہ کی عدالت نے کسی جرم کی بنیاد پر اسے قانونی طور پر سزاوار قرار دیا ہو۔

اقوام متحدہ کے Universal Declaration of Human Rights میں آرٹیکل ۳ میں انسانی جان کو ہر شخص کا بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔

Article 3

Everyone has the right to life, liberty and security of person. ⁽²⁾

آرٹیکل 3: ہر شخص کو حق زندگی، آزادی اور حفاظت کا حق حاصل ہے۔
ثابت یہ ہوا کہ حق جان کے حوالے سے اسلامی اور مغربی قوانین میں کوئی فرق نہیں۔ ہر معاشرے اور ہر قانون میں انسانی جان کی حفاظت کو بنیادی انسانی صحت قرار دیا گیا ہے اور پھر اس مت جان پر زیادتی کرنے والوں کے لیے سخت سزائیں رکھی گئی ہیں۔

vii. مال کے تحفظ کا حق

اسلام نے مال کمانے کی اجازت دی ہے اور جائز ذرائع سے کمایا ہوا مال جمع کرنے کی بھی اجازت دی ہے یعنی ملکیت کا حق دیا ہے تاکہ انسان اس کو بوقت ضرورت اپنے استعمال میں لاسکے اور آپس میں ایک دوسرے کا مال غلط طریقے سے کھانے کو منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ“ ⁽³⁾

”اور ناحق ایک دوسرے کا مال مت کھاؤ۔“

1. COUNCIL OF EUROPE, The European Convention on Human Rights ROME 4 November 1950

2. United Nations Universal Declaration of Human Rights, Adopted and proclaimed by General Assembly resolution 217 A (III) of 10 December

3- البقرة، 2: 188

قرآن کریم نے کسب حلال کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اس کی ترغیب بھی دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ“⁽¹⁾

(پس جب نماز (جمعہ) ادا ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی رزق تلاش کرو)۔

اس آیت مبارکہ میں مال کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل قرار دیا ہے۔ اسی طرح کئی مقامات پر اس مال کو خیر قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ“⁽²⁾

(اے مومنو! تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آپہنچے اگر وہ مال چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے مناسب طور پر وصیت کرے، یہ پرہیز گاروں پر حق ہے۔)

مال کو خیر قرار دیا گیا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوا کہ اس کے نہ صرف کھانے کی اجازت ہے بلکہ اس کی ترغیب ہے اور پھر بار بار مال خرچ کرنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ“⁽³⁾

(تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک کہ وہ کچھ خرچ کرو جس کو دل و جان سے پسند کرتے ہو۔ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ اس کو خوب جاننے والا ہے۔)

viii. احادیث نبویہؐ سے مال کی حرمت

حضور اکرم ﷺ نے مال کی اہمیت کو جان کی اہمیت کی طرح قرار دیا ہے اور ظلم مال لینے والے کو جان لینے کی طرح جرم قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”إِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا“

(بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر آپس میں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت ہے اور اس مہینے کی حرمت ہے اور اس شہر کی حرمت ہے۔)

1- یوسف، 12:10

Yosaf, 12: 10

2- البقرة، 2:180

Al- baqarah, 2: 180

3- ال عمران، 92:3

Al- ‘mrān, 3: 92

مال پر زکوٰۃ کی فرضیت بھی تب ہوتی ہے جب مال ایک سال تک محفوظ رہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جائز طریقے سے کمایا ہوا مال، سونا، چاندی انسان اپنی ملکیت میں رکھ سکتا ہے۔ اسلام میں جس طرح جان کی حرمت بیان کی گئی ہے وہاں مال کی بھی حرمت کی گئی ہے اور مال بچانے کے لیے اگر کوئی شخص قتل ہو جائے تو اس کو شہید قرار دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

”عن عبد الله بن عمرو قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: من قتل دون ماله فهو شهيد“^(۱)

(حضرت عبد اللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کو بچاتے ہوئے مارا گیا، وہ شہید ہے۔)

پس ان تمام نصوص شرعیہ سے ثابت ہوا کہ اسلام انسانی جان کی طرح ایک شخص کے مال کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس حق پر زیادتی کرنے والوں کے لیے سخت گناہ بھی ہے اور سخت سزائیں بھی ہیں۔

ix. مغربی قوانین میں مال کمانے کا حق

مغربی ممالک میں بھی مال کمانے، جائیداد رکھنے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے اور قانون ہر شخص کے حق ملکیت کی حفاظت کرتا ہے۔ امریکہ میں انسانی حقوق کے کنونشن American Convention On Human Rights میں Right to Property کے نام سے ہر شخص کو اس حق کی ضمانت فراہم کی گئی ہے۔

Article 21. Right to Property

1. Everyone has the right to the use and enjoyment of his property. The law may subordinate such use and enjoyment to the interest of society.

2. No one shall be deprived of his property except upon payment of just compensation, for reasons of public utility or social interest, and in the cases and according to the forms established by law.^(۲)

۱۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد سے تع اور اسے استعمال کا حق حاصل ہے۔ قانون اس تخصیص کو معاشرے کے تہمت اور استعمال کے حق کے تابع کر سکتا ہے۔

۲۔ میے معاوضے کی ادائیگی، رفاہ عامہ کے لیے ضروری صورتوں اور قانونی مقدمات کے علاوہ کسی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

^۱ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (بیروت، دار ابن کثیر الیامہ، ۱۹۹۰)، رقم الحدیث ۲۳۰۰

dār ābn k̄tir āl ‘ālgām ‘ ālshih (barwt, Al-Bukhari, ābw ‘bd āllh m̄hmd bn āsmā ‘il māmh, 1990) 2300

^۲ - American Convention On Human Rights, "Pact Of San Jose, Costa Rica" (22 Nov 69), Entry Into Force: 18 Jul 78

اقوام متحدہ کے Universal Declaration of Human Rights میں ہر شخص کے اس حق کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ اپنی ذاتی جائیداد رکھ سکتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مشترکہ جائیداد بھی رکھ سکتا ہے۔

Article 17:

Everyone has the right to own property alone as well as in association with others. ⁽¹⁾

آرٹیکل 17: ہر شخص کو تھا اور دوسرے افراد کے ساتھ مل کر جائیداد کی ملکیت کا حق حاصل ہے۔

اسلامی اور مغربی قوانین کے مطالعہ کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ دونوں طرح کے قوانین میں مال کمانے کی آزادی ہے اور ہر شخص کو جائیداد کا حق حاصل ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر شخص کے اس حق کی حفاظت کرے۔

x. عزت کی حفاظت کا حق

اسلام میں ہر شخص کو وہ امیر ہو یا غریب حکمران ہو یا رعایا عزت اور مقام حاصل ہے اور اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی عزت اور وقار کی حفاظت کرے۔ اسلام نہ صرف حکومت کو اس فرض کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے بلکہ معاشرے کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ دوسروں کی عزت و تکریم کا خیال رکھے۔ ارشاد باری ہے:

”وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٍ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا۔“ ⁽²⁾

(اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔)

اور پھر نہ صرف یہ کہ اسے برا فعل قرار دیا گیا ہے بلکہ اس شخص کی عزت و وقار کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے قرآن حکیم نے کسی پر جھوٹے الزامات اور بہتان تراشی کو بھی جرم اور گناہ قرار دیا ہے:

”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ“ ⁽³⁾

”اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی (80) کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔“

¹ - United Nations Universal Declaration of Human Rights, Adopted and proclaimed by General Assembly resolution 217 A (111) of 10 December 1948

² - الاحزاب، 33:85

Al- ahzāb, 33: 58

³ - النور، 24:4

Al- nor, 24:4

کسی پر بری تہمت لگانا تو دور کی بات اسلام میں اس امر کی اجازت بھی نہیں دیتا کہ کوئی ایسی بات بھی نہ کی جائے جس سے دوسروں کی دل آزاری ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ“ (1)

”اے ایمان والو! (مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے ممکن ہے کہ بعض معاملات میں وہ جس کا مذاق اڑا رہے ہیں ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ممکن ہے کہ وہ عورتیں جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں پر نکتہ چینی کرو اور نہ ان پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب رکھ کر بدنام کرو۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”فان الله حرم عليكم دماءكم و أموالكم و أعراضكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا.“ (2)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر آپس میں ایک دوسرے کے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام کر دی ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے۔“

اسی طرح مومن کی عزت کی حفاظت کو ضروری قرار دیتے ہوئے واضح فرمایا کہ جو کوئی مومن پر لعنت کرتا ہے اس کی سزا کیا ہے؟ حضرت ثابت بن ضحاک، بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ خَلَفَ عَلَىٰ مَلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَىٰ ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.“ (3)

”جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائے (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں، یہودی ہوں) تو وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی

¹ الحجرات، 11: 49

Āl-hğrāt, 11: 49

2- البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ،، ۱۹۹۰) رقم الحدیث ۵۹۹۹

Al-Bukhari, ābw'bd āllh mħmd bn āsmā'il 'ālğām' ālşħih (barwt•dār ābn ktir āl māmħ, 1990) 5999

3- البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ،، ۱۹۹۰) رقم الحدیث 6047

Al-Bukhari, ābw'bd āllh mħmd bn āsmā'il 'ālğām' ālşħih (barwt•dār ābn ktir āl māmħ, 1990) 6047

نذر صحیح نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہ ہوں اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خود کشی کر لی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہو گا اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے خون کرنے کے برابر ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔“

xi. مغربی قوانین اور حق عزت

انسانی عزت ہر معاشرے میں قابل احترام ہے اور ہر شخص کا حق ہے کہ اس کی تکریم کی جائے اور کوئی ایسا فعل نہ کیا جائے جس سے اس کی عزت پر حرف آئے۔ انسانی حقوق کے یورپی کنونشن میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر شخص کو اس کی ذاتی اور عائلی زندگی کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

ARTICLE: 8

Everyone has the right to respect for his private and family life, his home and his correspondence. ⁽¹⁾

ہر شخص کو آئینی حق حاصل ہے کہ اس کی ذاتی و عائلی زندگی، اس کے گھر اور اس کی خط و کتابت کا احترام کیا جائے۔

xii. مساوات کا حق

اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کا نمایاں پہلو اس کا نظام مساوات بھی ہے جس نے کسی برتری کے بغیر تمام انسانوں کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیا ہے۔ اور اس میں تب، ذات، رنگ، قومیت، جنس، زبان، عقیدے اور وطن کی کوئی تمیز نہیں رکھی۔ پس اسلامی معاشرے میں رہنے والے ہر فرد کو سماجی، معاشی اور سیاسی مساوات حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ“ ⁽²⁾

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔“

¹ - COUNCIL OF EUROPE, The European Convention on Human Rights ROME 4 November 1950

² الحجرات، 49: 13

یہی درس آقائے دو جہاں ﷺ نے دیا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے تاریخی موقع پر ارشاد فرمایا:

”ألا لا فضل لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي ولا لأحمر على أسود ولا
لأسود على أحمر إلا بالتقوى“
”بے شک کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ کو کالے پر اور کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت
نہیں، سوائے تقویٰ کے۔“

اسلام کا عطا کردہ حق مساوات امیر و غریب، حاکم و محکوم، مسلم و زنی اور مرد و عورت سب کو حاصل ہے۔ اسلامی
معاشرے میں کوئی بھی فرد اپنے شخصی اوصاف، نیک کردار اور محنت کی بنیاد پر کوئی بھی مرتبہ حاصل کر سکتا ہے
خواہ وہ ایک غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی مثالیں ہمیں تاریخ اسلام میں کثرت سے ملتی ہیں۔ اس مساوات کے باب
میں حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد پوری انسانیت کے لیے عظیم نمونہ ہے:

”عن حسن بن محمد بن علی قال: سرقت امرأة قال عمرو: حسبت أنه قال: من
بنات الكعبة فأتى بها النبي، فجاء عمر بن أبي سلمة، فقال للتبيل: إنها عمتي،
فقال النبي قل: لو كانت فاطمة بنت محمد لقطعت يدها“^(۱)
(حضرت حسن بن محمد بن علیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک عورت نے چوری کی۔ عمرو کا کہنا
ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ قریش کے معزز خاندان میں سے تھی۔ اسے نبی
کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو عمر بن ابی سلمہؓ آئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا: یہ میری خالہ ہیں،
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹتا۔)

xiii. حق مساوات، اقوام متحدہ کے عالمی منشور میں

اقوام متحدہ کے عالمی منشور میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ تمام انسان اپنے حقوق کے حصول میں برابر ہیں۔

Article 1.

All human beings are born free and equal in dignity and rights. ⁽²⁾

آرٹیکل 1: تمام بنی نوع انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور عظمت اور حقوق میں برابر ہیں۔

¹ -الصنعاني، عبد الرزاق بن همام، مصنف عبد الرزاق (دار التاصيل، ۲۰۱۵)، 402: 10

ālshn'ān, 'bdāl rzāq bn amām, 'mshnf 'bd ālrzāq (dār āltāṣil, 2015) 10:402

² - United Nations Universal Declaration of Human Rights, Adopted and proclaimed by General Assembly resolution 217 A (III) of 10 December 1948

xiv. حصول انصاف کا حق

اسلام نے عدل و انصاف پر بہت زور دیا ہے اور یہ ہر تم پر لازم ہے خواہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی وہ حاکم ہو یا رعایا، عدل و انصاف کا حصول بھی ہر شخص کا حق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَائِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ“⁽¹⁾

”بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔“

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا - فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا“⁽²⁾

”اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو (اور وقت آنے پر) اللہ کی طرف گواہی دو اگرچہ خود پر ہو یا اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں پر، اگر کوئی مالدار یا فقیر ہے تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے، سو تم انصاف کرنے میں دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو۔“

یہ عدل جس کی تعلیم حضور اکرم ﷺ نے دی اس کا عملی نمونہ آپ کی ذات مبارکہ میں ملتا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روشن مثال ہمارے سامنے ہے

”كان أسيد بن حضير رجلا ضاحكا مليحا، قال: فبينما هو عند رسول الله لا يحدث القوم ويضحكهم، قطع رسول الله بإصبعه في خاصرته فقال: أوجعتني قال: اقتص قال: يا رسول الله إن عليك قيما ولم يكن على قميص قال: فرفع

¹- الحجر، 90: 16

Āl-hğr, 16: 90

²- النساء، 4: 135

Al-Nis'ā, 4: 135

رسول اللہ خلال قميصه فاحتضنه ثم جعل يقتل كشحه فقال: بأبي أنت وأمي يا رسول الله أردت هذا“⁽¹⁾

”حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ کہتے ہیں کہ وہ کچھ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور وہ بہت پر مزاح اور زندہ دل آدمی تھے لوگوں کو ہنسارہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے ان کی کوکھ میں لکڑی سے ایک کوچہ دیا، تو وہ بولے: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اس کا بدلہ دیجیئے، آپ نے فرمایا: ”بدلہ لے لو“ تو انہوں نے کہا: آپ تو قمیص پہنے ہوئے ہیں میں تو ننگا تھا، اس پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیص اٹھا دی، تو وہ آپ سے چمٹ گئے، اور آپ کے پہلو کے بوسے لینے لگے، اور کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! میرا منشاء یہی تھا۔“

xv. مغربی قانون اور عدل و انصاف

تمام مغربی ممالک کے قوانین میں تمام افراد کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ منصفانہ رویہ اختیار کیا جائے گا، خواہ وہ کسی بھی قوم، نسل، رنگ سے تعلق رکھتا ہو۔

American Convention on Human Rights میں بھی یہ بات بڑی شد و مد کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔
Article 8. Right to a Fair Trial

Every person has the right to a hearing, with due guarantees and within a reasonable time, by a competent, independent, and impartial tribunal, previously established by law, in the substantiation of any accusation of a criminal nature made against him or for the determination of his rights and obligations of a civil, labor, fiscal, or any other nature⁽²⁾

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے نقطہ نظر کی مناسب ضمانتوں کے ساتھ اور مناسب وقت میں ایک مجاز، آزاد اور غیر جانبدار عدالت جسے قانونی طور پر قائم کیا گیا ہو وہ اس پر عائد کردہ مجرمانہ نوعیت کے الزام کی تحقیق کے لیے سماعت کرے تاکہ شہری، محنت کشی، مالی، یا دوسری نوعیت کے اس کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین کیا جاسکے۔

¹ - الاشعت، ابوداؤد سلیمان، السنن ابوداؤد، (دار الرسالۃ العالمیہ، ۲۰۰۹) رقم 5241

5241 (dār ālsālḥ āl ‘ālmī 2009) ‘ālsnn ābw dāud, ālāš ‘tābw dāud slmān

² - American Convention on human rights, "pact of san jose, costa rica" (22 nov 69), entry into force: 18 jul 78

حقوق انسانی کے یورپی کنونشن The European Convention on Human Rights میں بھی ہر شخص کے لیے منصفانہ سلوک کا حق رکھا گیا ہے۔

ARTICLE 6

In the determination of his civil rights and obligations or of any criminal charge against him, everyone is entitled to a fair and public hearing within a reasonable time by an independent and impartial tribunal established by law. ⁽¹⁾

شہری حقوق و فرائض یا اس کے خلاف کسی مجرمانہ الزام کی تعیین کے لیے ہر شخص مستحق ہے کہ غیر جانبدار عدالت میں منصفانہ سماعت کی جائے۔ اقوام متحدہ کے عالمی منشور میں بھی یہ حق آرٹیکل ۱۰ میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

Article 10.

Everyone is entitled in full equality to a fair and public hearing by an independent and impartial tribunal, in the determination of his rights and obligations and of any criminal charge against him ⁽²⁾

آرٹیکل 10: ہر شخص مستحق ہے کہ اس کے حقوق اور اس کے خلاف کسی مجرمانہ الزام کی تعیین کے لیے ایک آزاد اور غیر جانبدار عدالت میں منصفانہ سماعت کی جائے۔

xvi. شخصی آزادی کا حق

شخصی آزادی کا مطلب ہے کہ ہر شخص آزاد پیدا ہوا ہے اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے غلام بنالے۔ لہذا آزاد مرد و عورت سے پیدا ہونے والا ہر بچہ اپنی اصل کے اعتبار سے آزاد ہی ہے۔ کسی آزاد کو غلام بنانے کی سخت مذمت آئی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

”عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: قال الله: ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة، رجل أعطى بي ثم غدر ورجل باع حراً فأكل ثمنه ورجل استأجر أجيراً فاستوفى منه ولم يعط أجره.“ ⁽³⁾

1. COUNCIL OF EUROPE, The European Convention on Human Rights, ROME 4 November 1950

2. United Nations Universal Declaration of Human Rights, Adopted and proclaimed by General Assembly resolution 217 A (III) of 10 December 1948

3- البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (بیروت، دار ابن کثیر الیما، ۱۹۹۰ء) رقم الحدیث ۲۱۱۴

Al-Bukhari, ābw'bd āllh mḥmd bn āsmā' il 'ālḡām' ālshih (barwt·dār ābn ktīr āl māmḥ, 1990) 2114

(حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے میں جھگڑا کروں گا: پہلا وہ شخص جس نے میرے نام پر معاہدہ کیا اور پھر اس کی وعدہ خلافی کی۔ دوسرا وہ شخص جس نے آزاد شخص کو بیچ کر، اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو اجرت پر لیا اور اس سے پورا کام لیا مگر اس کی اجرت پوری ادا نہ کی۔)

شخصی آزادی کا دوسرا منہوم یہ ہے کہ ہر شخص اپنی فکر، رائے، مذہب، معاشی معاملات، نقل و حمل اور دیگر امور میں آزاد ہے۔ لہذا کسی شخص کو اس کی رائے کے خلاف کسی کام پر مجبور نہیں کیا جاسکتا تاوقتیکہ وہ امور شرعیہ اور ملکی قانون کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اسلام نے ہر شخص کو حق دیا ہے کہ اس کو آزاد چلنے پھرنے اور رہنے دیا جائے اور بلا وجہ اس کو پابند سلاسل نہ کیا جائے۔ اس لئے اسلامی ریاست میں کسی کو بھی بغیر قانونی جواز کے نہ ہی تو گرفتار کیا جائیگا اور نہ اس کی شخصی آزادی پر کوئی قدغن لگائی جائے گی۔ کسی بھی فرد معاشرہ کی شخصی آزادی پر، قانونی جواز کی بنیاد پر باقاعدہ اور شفاف عدالتی اور قانونی کارروائی کے بعد ہی پابندی لگائی جاسکتی ہے، کیونکہ اسلام شخصی آزادی کو اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت شمار کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو رزمصر سے اہل مصر سے برے سلوک پر فرمایا:

”مذکم تعبدتم الناس وقد ولدتهم أمهاتهم أحرارا۔“^(۱)

(اے عمرو! تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنانا شروع کر دیا ہے؟ حالانکہ ان کی ماں نے انہیں آزاد پیدا کیا تھا۔)

xvii. مغربی قوانین اور حق آزادی

اس وقت تمام اقوام عالم نے پیدا ہونے والے ہر شخص کے حق آزادی کو تسلیم کیا ہے اور اپنے قوانین میں واضح الفاظ میں بیت شامل کی ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو غلام نہیں بنا سکتا۔ حقوق انسانی کے امریکی کنونشن میں شخصی آزادی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

Article 7: Right to Personal Liberty

1. Every person has the right to personal liberty and security.
2. No one shall be deprived of his physical liberty except for the reasons and under the conditions established beforehand by the constitution of the State Party concerned or by a law established pursuant thereto. ⁽²⁾

¹ - الہندی، حسام الدین، کنز العمال، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۰۱) رقم الحدیث: ۳۶۱۰۰

Āl 'nd ḥsām āldin, knz āl 'māl (lāwr, mktbh rhmāni, 2001) 36010

² - American Convention on Human Rights, "Pact of San Jose, Costa Rica" (22 Nov 69), Entry Into Force: 18 Jul 78

آرٹیکل ۷: ذاتی آزادی کا حق

۱۔ اس شخص کو ذاتی آزادی اور حفاظت کا حق حاصل ہے۔

۲۔ پہلے سے قائم کردہ ملکی آئین کی شقوق اور وجوہات، متعلقہ فریق یا قانون کے علاوہ کسی شخص کو اس کی جسمانی آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

یورپ کے حقوق انسانی کے کنونشن میں بھی اس حق کو تسلیم کیا گیا ہے اور اس حق کی خلاف ورزی کی مذمت کی گئی

ARTICLE 5

Everyone has the right to liberty and security of person. No one shall be deprived of his liberty save in the following cases and in accordance with a procedure prescribed by law

ہر شخص کو آزادی اور حفاظت کا حق حاصل ہے۔ کسی شخص کو آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے مندرجہ ذیل صورتوں میں اور قانون کے مجوزہ طریقہ ہائے کار کے مطابق۔

اتحادہ کے حقوق انسانی کے عالمی منشور میں حق آزادی کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

Article 4.

No one shall be held in slavery or servitude; slavery and the slave trade shall be prohibited in all their forms. 2)

آرٹیکل 4: کسی شخص کو زبردستی غلامی میں نہیں لیا جاسکتا۔ غلامی اور غلاموں کی تجارت کی تمام صورتیں منع ہیں۔

COUNCIL OF EUROPE, The European Convention on Human Rights ROME 4 November 1950 (2) United Nations Universal Declaration of Human Rights, Adopted and proclaimed by General Assembly resolution 217 A (III) of 10 December 1948

نتائج بحث

اسلام احترام انسانیت اور انسانی حقوق کا علم بردار ہے۔ اسلام کا فلسفہ انسانی حقوق دیگر مذاہب سے ممتاز ہے۔ اسلام زندگی میں عدل کا تقاضا کرتا ہے۔ اس نے حقوق انسان کا ایسا جامع تصور عطا کیا جس میں حقوق و فرائض میں باہمی توازن پایا جاتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے حوالے سے ایسی سنہری تعلیمات عطا کی ہیں جو زندگی میں حسن اور توازن پیدا کرنے کی ضمانت دیتی ہیں۔ اسلام میں انسانی حقوق کی بنیاد توحیدی فکر و سوچ پر استوار ہے۔ اسلام بنیادی حقوق کو انسانی عزت و کرامت کا لازمہ سمجھتا ہے کیونکہ دینی نظریے کے مطابق انسان زمین میں اللہ کا نائب ہے اور اس لحاظ سے عزت و تکریم کے لائق ہے۔ اسلامی معاشرے میں ہر فرد بلا تفریق مذہب و ملت، عزت و احترام اور آزادی کا حق دار ہے۔ اسلام نے انسانی حقوق کی

عطائیگی میں ہر طرح کے جنسی، نسلی اور طبقاتی امتیازات کی نفی کی ہے۔ اسی طرح ریاستہائے متحدہ امریکہ کا انسانی حقوق کا پیکٹ، یورپ کا حقوق انسانی کانفرنس اور اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا ڈیکلریشن، ان تمام معاہدوں میں انسانی حقوق کا پورا پورا خیال رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسری عالمی جنگ عظیم کے بعد انسانی حقوق کے آفاقی منشور میں تمام انسانی حقوق کے بارے میں اتفاق رائے پیدا کیا گیا، جو ہر انسان کا بنیادی حق ہیں اور بلا امتیاز ہر انسان کو فراہم کئے جانے چاہئیں۔ اسلام اور مغربی قوانین میں بنیادی انسانی حقوق کی جامع فہارس الگ الگ تیار کی گئی ہیں اور ایک مشترکہ فہرست بھی مرتب کی گئی ہے اور ان کا مفصل موازنہ و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

